رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

اللہ اکبر

روزنامہ

قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر
غلام نبی

ترسیل زر
بنام منیجر روزنامہ
"الفضل" ہو

شرح چندہ
پیشگی

سالانہ ۔/۸
ششماہی ۔/۴ عہ
سہ ماہی ۔/۲ ۱۲؍
ماہانہ ۱؍ عہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۔/۱۸

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴	۲۸ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ	یوم شنبہ	مطابق ۱۸ اگست ۱۹۳۶ء	نمبر ۴۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ اگست۔ دھرمسالہ سے آمدہ ۱۵ اگست کا تار مظہر ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت مرطوب موسم کے باعث قدرے ناساز ہے۔ خطبہ جمعہ حضورؑ نے جناب محمد حسین صاحب کی کوٹھی پر ایک گھنٹہ تک ارشاد فرمایا جس میں حضورؑ نے اس بات کی تشریح فرمائی۔ کہ کس طرح مومن جب خدا تعالےٰ کا عبد بن جاتا ہے تو اسے آسمانی تائید حاصل ہوتی ہے۔ اور زمین اور آسمان کی کنجیاں اس کے ہاتھ میں دیدی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ سورہ فاتحہ میں استعانت۔ اور عبودیت کا اکٹھا ذکر ہوا ہے ؛

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے ؛

۱۵۔ اگست نظارت تعلیم و تربیت کی زیر نگرانی ابو العطا مولوی اللہ دتا صاحب نے دو درسوں۔ یعنی درس قرآن کریم اور درس عربی صرف و نحو کا اجرا کیا۔ قرآن مجید کا درس عصر کے بعد۔ اور عربی صرف و نحو کا درس صبح کے وقت دیا جاتا ہے۔ مقامی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مبارک وہ جو اپنے سچے خدا کو ڈھونڈیں

"اے عزیزو! اے پیارو!! کوئی انسان خدا کے ارادوں میں اس سے لڑائی نہیں کر سکتا۔ یقیناً سمجھ لو۔ کہ کامل علم کا ذریعہ خدا تعالےٰ کا الہام ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے پاک نبیوں کو ملا۔ پھر بعد اس کے اس خدا نے جو دریائے فیض ہے۔ یہ ہرگز نہ چاہا۔ کہ آئندہ اس الہام کو مُہر لگا دے۔ اور اس طرح پر دُنیا کو تباہ کر دے۔ بلکہ اس کے الہام اور مکالمے اور مخاطبے کے ہمیشہ دروازے کھلے ہیں۔ ہاں ان کو ان کی راہوں سے ڈھونڈو۔ تب وہ آسانی سے تمہیں ملیں گے۔ وہ زندگی کا پانی آسمان سے آیا۔ اور اپنے مناسب مقام پر ٹھہرا۔ اب تمہیں کیا کرنا چاہیئے۔ تا تم اس پانی کو پی سکو۔ یہی کرنا چاہیئے کہ افتاں و خیزاں اس چشمہ تک پہنچو۔ پھر اپنا مونہہ اس چشمہ کے آگے رکھ دو۔ تا اس زندگی کے پانی سے سیراب ہو جاؤ۔ انسان کی تمام سعادت اسی میں ہے۔ کہ جہاں اس روشنی کا پتہ ملے اسی طرف دوڑے۔ اور جہاں اس گم گشتہ دوست کا نشان پیدا ہو۔ اسی راہ کو اختیار کرے۔ دیکھتے ہو۔ کہ ہمیشہ آسمان سے روشنی اُترتی۔ اور زمین پر پڑتی ہے۔ اسی طرح ہدایت کا سچا نور آسمان سے ہی اترتا ہے۔ انسان کی اپنی ہی باتیں اور اپنی ہی اٹکلیں سچا گیان اس کو بخش نہیں سکتیں۔ کیا تم خدا کو بغیر خدا کی تجلی کے پا سکتے ہو۔ کیا تم بغیر اس آسمانی روشنی کے اندھیرے میں دیکھ سکتے ہو۔ اگر دیکھ سکتے ہو۔ تو شاید اس جگہ بھی دیکھ لو۔ مگر ہماری آنکھیں گو بینا ہوں۔ تاہم آسمانی روشنی کی محتاج ہیں۔ اور ہمارے کان گو شنوا ہوں۔ تاہم اس ہوا کے حاجتمند ہیں۔ جو خدا کی طرف سے چلتی ہے۔ وہ خدا سچا خدا نہیں ہے۔ جو خاموش ہے اور سارا مدار ہماری اٹکلوں پر ہے۔ بلکہ کامل اور زندہ خدا وہ ہے

اخبار احمدیہ

شکریہ

جناب اہلیہ محترمہ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب اسسٹنٹ سرجن ساکن موضع للہ ضلع جہلم کی طرف سے ۱۰ جلد قاعدہ یسرنا القرآن احمدیہ مکتب موضع تارو آ کے لئے مجھے پہونچ گئے ہیں۔ جزاہا اللہ تعالےٰ۔ احمدی غریب بچے ان کے لئے دعاگو ہیں۔

(قمر از تارو آ بنگال)

درخواست دعا

۱۔ جناب نیاز محمد خاں صاحب اے آئی سی۔ ایس۔ ایس۔ ڈی۔ او برہمن بڑیہ (بنگال) کے خلاف جنہوں نے یہاں پر بڑے بڑے کارہائے نمایاں کر کے پبلک کو بہت آرام پہونچایا ہے۔ اور گورنمنٹ سے بھی تحسین لی ہے۔ یہاں کے بعض ہندو پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو اس شر سے محفوظ رکھے۔ ایس۔ ڈی۔ او صاحب کلانور ضلع گورداسپور کے باشندہ ہیں۔ (قمر از بنگال) (۲) میری اہلیہ صاحبہ تقریباً پانچ ہفتہ سے بعارضہ بخار اور دیگر عوارض بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار رحمدار منظور احمد۔ احمد نگر (دکن) (۳) قبلہ والد سید حافظ عبدالمجید صاحب آف منصوری کی حالت تا حال قابل اطمینان نہیں۔ احباب ان صحت کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ خاکسار سید عبدالحی منصوری حال قادیان (۴) خاکسار کا چھوٹا بچہ بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام حسنین لدھیانوی از نئی دہلی

اعلان نکاح

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۸ اگست بروز اتوار چودھری محمد شریف صاحب بی۔ اے آف نیروبی کا نکاح محترمہ احمدہ بیگم صاحبہ دختر چودھری شیخ احمد صاحب محکمہ تعلیم گورنمنٹ آف انڈیا شملہ سے بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ خاکسار چودھری نذیر احمد خان ۳۳ لیک کوٹر نئی دہلی

ولادت

خدا تعالےٰ نے محض اپنی ذرہ نوازی سے عاجز کو چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ مولا کریم مولود کو نیک اعمال کی توفیق اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیز یہ کہ مولود حقیقی معنوں میں احمدیت کا جان نثار خادم بنے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے لطیف احمد نام تجویز فرمایا۔ خاکسار صالح محمد مولوی فاضل امرائی کیمپ

دعائے نعم البدل

۳ اگست عزیزم رشید احمد فوت ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے دعائے نعم البدل کی درخواست ہے۔ خاکسار شیخ محمد عنایت اللہ مرید کے ضلع شیخوپورہ

حصہ داران دارالانوار کمیٹی کی خدمت میں التماس

احباب کرام کو یہ معلوم ہوگا۔ کہ جن حصہ داران کے ذمہ دارالانوار کمیٹی کی کوئی قسط یا قسطیں قابل وصول ہوں۔ انکا نام قرعہ میں بروئے قواعد نہیں ڈالا جا سکتا اس لئے یہ عرض کی گئی تھی۔ کہ بقایا دار اصحاب نہ صرف گذشتہ بقایا ہی ماہ اگست میں ادا کریں۔ بلکہ اگست کی قسط کے ساتھ تین روپیہ مشترکہ اخراجات کے بھی بھیجیں اور جن احباب کے ذمہ بقایا نہیں وہ اپنی قسط اگست کی بجائے پچیس کے اٹھائیس کی ارسال فرمائیں۔ یہ عرضداشت اس لئے پیش کی گئی تھی۔ کہ جہاں احباب کا بقایا صاف ہو جائے۔ وہاں ان کا نام بھی قرعہ میں اگلے مہینے میں پڑ سکے۔ گو بقایا دار احباب نے اپنے بقائے صاف کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم مزید توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ ان کا بقایا ادا ہونے پر ان کا ہی نام قرعہ میں نکل آئے پس دارالانوار کے تمام حصہ دار احباب کو خواہ ان کے ذمہ بقایا ہو یا نہ ہو اس مہینے اپنا حساب صاف کر دینا چاہیئے۔ تا ان کا نام قرعہ میں پڑنے سے نہ رہ جائے۔

(سیکرٹری دارالانوار کمیٹی قادیان)

انسپکٹر صاحب تعلیم و تربیت کے دورہ کا پروگرام

مقام	ضلع	تاریخ
علی پور	ضلع لاہور	۱۷-۱۸ اگست
کوٹ رادھاکشن	" "	۱۹-۲۰ " "
جلو	" "	۲۱-۲۲ " "
بھڈیار	" امرتسر	۲۳ " "
بھینی	" "	۲۴-۲۵ " "
امرتسر شہر		۲۶-۲۷ " "
اجنالہ	" "	۲۸ " "
کڑیال		۲۹ " "
ڈیرہ دوال	" "	۳۰-۳۱ " "
حلانوالہ	" "	یکم ستمبر
بھوئیوال	" "	۲-۳ " "
سندر گڑھ	" "	۴ " "

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

جماعت سے اخراج کا اعلان

میاں عبدالصمد صاحب سکنہ محلہ لوہاراں والہ بھیرہ کو ایک اخلاقی جرم کی بنا پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جماعت سے خارج کیا جاتا ہے۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

دوستوں کو اطلاع اور دعا کے لئے التجاء

میں ۲۵ جون ۱۹۳۶ء سے محکمہ تعلیم کی ملازمت سے ریٹائر ہو چکا ہوں۔ کیونکہ میری عمر ۵۵ سال تک پہونچ چکی ہے۔ میری ساری زندگی نشیب و فراز کا مجموعہ ہے۔ ملازمت کو ابتداء سے کر انتہا تک زنجیر پا سمجھا گیا۔ اور اب آخری دفعہ ریٹائر ہونے پر جہاں دوسروں کو عموماً رنج پہونچتا ہے۔ میری زبان پر بارہا یہ مصرع آجاتا ہے ع

قصہ کوتاہ کرد۔ ورنہ درد سر بسیار بود

دوران ملازمت میں احمدیت کا سودا کبھی ایک آن کے لئے سر سے نہیں نکلا۔ تبلیغ کا بازار کبھی سرد نہ ہونے پایا۔ محکمہ تعلیم میں بہتیرے اعلےٰ تعلیم یافتہ افسروں سے واسطہ پڑا۔ ہندو۔ مسلمان۔ سکھ۔ انگریز۔ دیسی عیسائی سب کو تبلیغ کی۔ ملازمت میں کوئی روپیہ نہیں کمایا۔ ہمیشہ توکل کو اپنا خضر رہ سمجھا۔ دوست آشنا آج سے پانچ سات سال پیشتر بھی پوچھا کرتے تھے۔ اور اب بھی پوچھتے ہیں۔ کہ آئندہ کیا کرو گے۔ ان سب کا جواب ایک ہی ہے۔ جو میں دیا کرتا تھا۔ اور اب بھی دیتا ہوں۔ انی ذاھب الیٰ ربی سیھدین۔ تمام بزرگوں اور برادران دوستوں سے التجا ہے۔ کہ میرے حق میں دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے خدمت دین کی توفیق بخشے اور اپنے فضل و کرم سے اس کے تمام لوازم مہیا فرمائے ؎

امید است از آنانکہ طاعت کنند
کہ بے طاعتاں را شفاعت کنند

(نعمت اللہ گوہر بی۔ اے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

جماعت احمدیہ اور چودھری افضل حق صاحب

مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر نشر و اشاعت اسلام کیلئے کون آگے بڑھا؟

(۴)

اس سلسلہ مضمون کی گزشتہ اقساط میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ احرار کے ڈکٹیٹر اور مختار کل چودھری افضل حق صاحب نے آج سے تھوڑا ہی عرصہ قبل کس بلند آہنگی سے جماعت احمدیہ کی دینی اور اسلامی خدمات کا اعتراف کیا۔ اس کے تبلیغی نظام کو بہترین اور بے مثال بتایا۔ اور ہر مسلمان کو تلقین کی۔ کہ احمدیوں کی طرح اسلام کا مبلغ بنے۔ اور یہ سب کچھ اس وقت کیا۔ جبکہ بڑے ساز و سامان کے ساتھ آریوں نے مسلمانوں پر یورش کر رکھی تھی۔ اور ان کے مقابلہ میں علماء کی ناکامی و نامرادی میں کوئی شک و شبہ باقی نہ رہ گیا تھا۔

اسی سلسلہ میں چودھری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر بھی نہایت شکر اور امتنان کے جذبات کے ساتھ کیا۔ آپ کو مسلمانوں کا بہت بڑا محسن اور اسلام کا یگانہ جرنیل قرار دیتے ہوئے اعتراف کیا۔ کہ اس وقت جبکہ اسلام کے متعلق مسلمانوں کی غفلت انتہا کو پہونچ چکی تھی۔ وہ ہر میدان میں شکست کھا رہے تھے۔ اور اسلام جسد بے جان بن کر رہ گیا تھا۔ آپ ہی وہ جری انسان تھے۔ جو کہ اپنے گرد ایک چھوٹی سی جماعت جمع کر کے نہ صرف لاتعداد اور باسامان دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہو گئے۔ بلکہ اسلام کی نشر و اشاعت کیلئے آگے بڑھے۔ چنانچہ لکھا:-

”آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسد بے جان تھا جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی۔ سوامی دیانند کی مذہب اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لیے چونکا کر دیا۔ مگر حسب معمول جلدی خواب گراں طاری ہو گئی۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لیے پیدا نہ ہو سکی ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لیے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا۔ تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لیے قابل تقلید ہے۔ بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لیے نمونہ ہے۔“

(رسالہ فتنہ ارتداد صفحہ ۴۶)

یہ وہ حقیقت تھی۔ جس کا اعتراف چودھری افضل حق صاحب نے اس وقت کیا۔ جبکہ ان کے دل میں اپنے ملکانہ راجپوت بھائیوں کے ارتداد کا صدمہ اور درد تھا۔ جبکہ وہ ہر طرف سے مایوس اور ناامید ہو چکے تھے۔ جب وہ چاہتے تھے۔ کہ ”مسلمان نہ صرف (آریوں کی) پیش قدمی کو ہی روکیں۔ بلکہ ملک میں ایسا وسیع تبلیغی جال بچھا دیں۔ کہ ہر غیر مسلم کے گھر میں دن رات اسلام کا پیغام پہنچے ہر مسلمان۔ بچہ۔ بوڑھا اسلام کا مبلغ ہو۔ اسلام کی عظمت ہمسایہ پر ظاہر کرنے کے لیے بے تاب ہو۔ مسلمانوں کا اس میدان میں فتح یاب ہو کر دکھانا ہی صرف حالات ملکی کو رو بہ اصلاح کر سکتا ہے اور نشہ سے سرشار دماغوں کو ہوش میں لا سکتا ہے۔“ (صفحہ ۴۳) لیکن جب اس پر کچھ عرصہ گزر گیا۔ اور وہ اپنے ان الفاظ کے خود ہی مصداق بن گئے۔ کہ ”کام میں دیر یا تساہل منزل مقصود سے دور ہٹانے جائے گا۔ (صفحہ ۴۴) تو نہ صرف یہ سب کچھ بھول گئے۔ بلکہ انا خیر منہ کہتے ہوئے اسی ”مختصر سی جماعت“ کو مٹانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ جو بالفاظ ان کے مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہونے والے دل نے قائم کی ہے۔ جسے وہ ”اسلام کی نشر و اشاعت کرنے والی واحد جماعت“ قرار دے چکے ہیں۔ اور جسے مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لیے قابل تقلید بتا چکے ہیں۔

اگر دنیا کی مذہبی تاریخ میں اس قسم کی مثالیں موجود نہ ہوتیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے صادق اور برگزیدہ بندوں کے ساتھ انتہائی اخلاص اور محبت کا اظہار کرنے ان کے احسانات کا نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ ساری دنیا کو ممنون بتانے۔ ان کی بے مثال قوت قدسی کا اعتراف کرنے اور انہیں حق و صداقت کو دوبارہ زندہ کرنے والے سمجھنے کے باوجود دوسرے وقت ان کی طرف ہزارہا عیوب منسوب کرنے۔ انہیں دنیا کے لیے باعث مصیبت و ہلاکت ٹھہرانے۔ ان کے متعلق انتہائی نفرت و حقارت کا اظہار کرنے۔ اور نہایت ہی حقیر و ذلیل اغراض کی خاطر ان کے مقابل بن کر کھڑے ہو جانے والے لوگ بھی ہوتے رہے ہیں۔ تو ہمیں چودھری افضل حق صاحب کے متعلق بھی تعجب ہوتا۔ کہ کل جس انسان کے متعلق ان کے وہ خیالات تھے۔ جو انہی کے الفاظ میں اوپر درج کئے گئے ہیں۔ آج کس مونہہ سے اس کے خلاف نہایت بے باکی کے ساتھ حد درجہ کی بدزبانی کرتے۔ اور کرا رہے ہیں۔ لیکن اب تعجب کا کوئی مقام نہیں۔ اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو ایک بڑا اخلاص مند چند دراہم کے لالچ میں آ کر دشمنوں کے ہاتھ میں گرفتار کرا سکتا ہے۔ تو مثیل عیسےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مخلصانہ جذبات کا اظہار کرنے والا شخص اگر ذاتی اغراض کی خاطر مخالفت کے لئے کھڑا ہو جائے۔ اور آپ کی ہر خوبی اس کی نظر میں عیب بن جائے۔ تو کونسی غیر معمولی بات ہے:

لیکن ایک سوال ایسا ہے۔ جس کا چودھری افضل حق صاحب سے جواب طلب کرنے کا ہر شخص کو حق حاصل ہے۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے اپنے اسی رسالہ ”فتنہ ارتداد“ کے صفحہ ۳۷ پر آریوں کو دعوت اسلام دینے کا ایک طریق درج کیا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ:-

”درندہ بھی پیار سے متاثر ہو جاتا ہے۔ انسان کی تو غذا ہی پیار و محبت ہے۔ یہ تو ڈھونڈ کر اسی جگہ پہونچتا ہے۔ جہاں یہ چیز میسر آتی ہے اگر ہم ڈرائیں گے۔ دھمکائیں گے۔ تو وہ ہم سے دور ہو جائیں گے۔ قبل اس کے کہ ہم کسی قوم یا فرد کو اسلام کی دعوت دیں۔ پہلے ان کے دل میں جگہ بنا لیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ نفرت سے دل کا دروازہ بند ہو جائے۔ پریم و پیار کی لہریں جو دل سے اٹھتی ہیں۔ وہی دوسروں کو بہا سکتی ہیں۔ محبت کا نور ہی دلوں پر محیط ہو سکتا

ہے۔ پیار سے روشن آنکھیں رعب و دبدبہ شاہی سے زیادہ مرعوب کرنے والی ہوتی ہیں۔ ایاز کی نگاہ التفات یار محمود کی چشم خشمناک پر حاوی رہی ہے“

اب اگر یہ ذہن نشین کر لیا جائے۔ کہ چودھری افضل حق صاحب نے بانیٔ احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کے متعلق جن امور کا صاف اور واضح الفاظ میں اعتراف کیا تھا۔ وُہ ان کی محض ایک منافقانہ چال تھی۔ دیدہ دانستہ دھوکہ دہی تھی۔ جس کا اب ان پر انکشاف ہوا ہے۔ اور اس کے ساتھ انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے۔ کہ اصل اسلام کے حامل صرف احرار ہی ہیں۔ اور غیر مسلموں میں اسلام کی نشر و اشاعت صرف انہی کا حصہ ہے۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ اگر اس جماعت کو جو بقول ان کے مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے۔“ وہ اب مسلمانوں کا کوئی فرقہ نہیں سمجھتے۔ تو بھی جو رویہ انہوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق اختیار کر رکھا ہے۔ کیا وہ اسی اصل کے مطابق ہے۔ جو اسلام کی دعوت دینے کے متعلق وہ قرار دے چکے ہیں۔ کیا وہ احمدیوں کے دلوں میں محبت اور پیار سے جگہ بنا رہے ہیں۔ یا ان کو ڈرا دھمکا کر ہی نہیں بلکہ ان کو جانی اور مالی نقصان پہونچا کر دنیا کو یہ یقین دلا رہے ہیں۔ کہ احرار ڈاکوؤں کی ایک ٹولی ہے۔ جو لوٹ مار کی خاطر نہ اپنے کسی قول کی پروا کرتی ہے۔ اور نہ خوف خدا دل میں رکھتی ہے۔ محبت اور پیار کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ دلآزاری اور ایذا رسانی کی کوئی صورت ایسی نہیں۔ جو احرار نے جماعت احمدیہ کے متعلق اختیار نہیں کی۔ اور شرم و حیا کو بالائے طاق رکھکر نہیں کی۔ دوسری طرف آج تک باوجود ہزار ہا روپیہ تبلیغ کے نام سے وصول کرنے کے غیر مسلموں میں نہ انہوں نے تبلیغ اسلام کی اور نہ کر سکتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے ادعا یہ ہے۔ کہ سوائے ان کے اور کسی کو مسلمان کہلانے کا حق ہی نہیں۔

ہر احمدی کا موٹو کیا ہے؟

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

”الفضل“ مورخہ ۱۷ اگست میں ایک نہایت لطیف نوٹ دیا گیا ہے۔ کہ ایک احمدی کا کیا موٹو ہونا چاہیئے؟ اس نوٹ میں یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ ایک احمدی کا موٹو قرآن مجید کے یہ الفاظ ہیں۔

”فاستبقوا الخیرات“

یعنی ہر نیک کام میں دوسروں سے سبقت لے جاؤ۔ واقعہ میں یہ ایک ایسا موٹو ہے۔ جو ہر احمدی کو مد نظر رہنا چاہیئے۔ اور ہمارے نوجوانوں کو اسے خوشخط لکھا کر اپنے کمرہ میں نمایاں جگہ نصب کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہر وقت انہیں خیال رہے۔ کہ ہمارا نصب العین کیا ہے؟ اور دوسروں کو بھی معلوم ہو۔ کہ ایک احمدی کا منتہائے نظر کیا ہے! لیکن ضروری نہیں۔ کہ ہم کسی مفہوم کو ہمیشہ خاص الفاظ میں ہی منحصر قرار دیں۔ بلکہ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک مفہوم دو یا دو سے زیادہ عبارتوں کے ذریعہ ادا کیا جا سکے۔ پس مجھے اس موٹو پر اعتراض نہیں۔ بلکہ میں اس کی پوری طرح تائید کرتا ہوا ایک واقعہ سناتا ہوں۔ کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے جبکہ میں ان سے قرآن مجید پڑھ رہا تھا فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دجالی زمانہ کے مناسب حال ایک فقرہ میں اپنی جماعت کے سامنے تمام اسلام کا نچوڑ اور خلاصہ پیش کر کے ہر احمدی سے اقرار لیا ہے۔ اور واقعہ میں دجالی زمانہ میں یہی فقرہ ہر احمدی کو مد نظر رہنا چاہیئے اور وُہ یہ ہے۔ کہ

”میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا“

پھر آپ نے فرمایا۔ دیکھو پہلے زمانہ میں لوگ دنیا کے کام دنیا کے لئے اور دین کے کام دین کی خاطر کرتے تھے۔ مگر دجال وُہ قوم ہے۔ کہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ضلّ سعیھم فی الحیٰوۃ الدنیا یعنی ان کی تمام کوششیں اور کارروائیاں محض دُنیا کے لئے ہیں۔ ان کی نماز۔ ان کی عبادت ان کا گرجوں میں جانا۔ ان کا مشن کھولنا ان کی تبلیغ ان کا اخلاق حسنہ دکھانا۔ ان کا شفاخانے اور مدرسے جاری کرنا سب در پردہ دُنیا کے لئے اور اپنی حکومت اور غلبہ کے استحکام کے لئے ہیں۔ اور دجال کے اثر کے ماتحت اب یہ وبا ساری دُنیا میں پھیل گئی ہے۔ اور دُنیا کی تمام قوموں میں یہ مرض سرایت کر گیا ہے۔ کہ لوگ ہر کام میں دُنیا کا آرام اس کی منفعت اور اس کی آسائش ڈھونڈھتے ہیں۔ کوئی کام بھی آخرت کی درستی اور عاقبت کو سنوارنے کے لئے نہیں کرتے۔ مثال کے طور پر تحصیل علم کو لے لو۔ پہلے زمانہ میں علم سے غرض اخلاق کی تہذیب اپنے فرائض کو پہچاننا اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس تھا۔ لیکن اس زمانہ میں سکولوں کی تعلیم کالجوں کی پڑھائی اور یونیورسٹیوں کی ڈگریاں لینا محض ملازمت کے حصول کے لئے ہے۔ اس لئے اس زمانہ کے مصلح نے بیعت میں اپنی جماعت کے ہر فرد سے یہ اقرار لیا۔ کہ

”میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھونگا“

یعنی میرے ہر کام میری ہر حرکت اور ہر سکون میں دین مقدم ہوگا۔ اور دُنیا مؤخر۔ اخروی زندگی اصل ہوگی۔ اور ورلی زندگی فرع۔ اب اس جامع فقرہ میں سب کچھ آ گیا۔ مثلاً جو احمدی علم پڑھتا ہے۔ بلکہ علم پڑھنے کے لئے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے کیمبرج یا آکسفورڈ میں داخل ہوتا ہے۔ گو وُہ بھی تعلیم کے خاتمہ پر ملازمت میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ مگر اصل مقصد اس کا اس علم کے حصول سے دنیا نہیں بلکہ وُہ بھی اقرار کرتا ہے۔ کہ علم پڑھنے میں بھی

”میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھونگا“

پھر تعلیم سے فارغ ہو کر جب وُہ شخص ملازمت میں داخل ہوتا ہے۔ تو اسی فقرہ کے ذریعہ وہ دوبارہ اقرار کرتا ہے۔ کہ گو ملازمت ذریعہ معاش ہے۔ اور اپنے اور اپنے بال بچوں کے پیٹ بھرنے کے لئے میں نے ملازمت اختیار کی ہے۔ مگر اس ملازمت میں بھی

”میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھونگا“

یعنی افسروں کو خوش کرنے کے لئے خدا کو ناراض نہ کرونگا۔ رشوت نہ لونگا ماتحتوں پر بے جا سختی نہ کرونگا۔ اسی طرح ایک تاجر اپنی تجارت میں ایک زمیندار اپنی زراعت میں۔ پیشہ ور اپنے پیشہ میں ایک شادی کا خواہشمند اپنی شادی میں اولاد کا متمنی اولاد کے معاملہ میں اقرار کرتا ہے۔ کہ

”میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھونگا“

پس جس طرح محولہ بالا مضمون میں یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ ہر احمدی اپنے کمرہ میں یہ لکھکر نصب کرے۔ کہ

”فاستبقوا الخیرات“

میں یہ تجویز کرتا ہوں۔ کہ اس عربی فقرہ کے علاوہ کہ جسے ممکن ہے۔ بہت سے غیر احمدی نہ سمجھ سکیں۔ احمدیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنا یہ موٹو بھی خوشخط لکھکر اپنے کمروں میں لٹکائیں۔ کہ

”میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھونگا“

ہجرت کر کے قادیان آنیوالوں کے لئے اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فیصلہ ہے۔ کہ باہر کی جماعتوں میں سے کوئی احمدی دوست بلا اجازت مرکز ہجرت کی غرض سے قادیان نہ آئے۔

” اس اعلان کے ذریعہ عہدہ داران جماعت کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ حضور کی اس ہدایت کی پورے طور پر اشاعت کریں۔ کہ کوئی دوست بغیر مقامی عہدہ داران کی وساطت کے مرکز سے اجازت حاصل کرنیکے بغیر قادیان میں ہجرت کر کے نہ آئے“ (ناظر امور عامہ۔ قادیان)

مدافعانہ رنگ میں سخت الفاظ کا استعمال ناجائز نہیں

اخلاق فاضلہ کیا ہیں

وُہ لوگ جنہیں خدا تعالےٰ کی طرف سے سوچنے اور سمجھنے کا مادہ عطا ہُوا ہے وُہ جانتے ہیں۔ کہ اخلاقِ فاضلہ اپنے تمام طبعی قوٰی کے برمحل استعمال کا نام ہے۔ اس امر کا نام نہیں۔ کہ اپنی بعض قوتوں کو کالعدم قرار دے دیا جائے۔ مگر چونکہ عام لوگ اخلاق کی اس تعریف سے ناآشنا ہیں۔ اس لئے وُہ محبت۔ نرمی۔ انکسار۔ اور تواضع کا نام تو اخلاقِ حسنہ رکھ دیتے ہیں۔ لیکن سختی۔ غضب۔ نفرت اور تشدد کا شمار اخلاقِ فاضلہ میں نہیں کرتے۔ حالانکہ جس طرح محبت ایک طبعی قوت ہے۔ اسی طرح نفرت کا بھی انسان میں طبعی طور پر ملکہ رکھا گیا ہے اور جس طرح نرمی ایک طبعی قوت ہے۔ اسی طرح تشدد اور غضب بھی طبعی قوتوں میں سے ہے۔ اور جس طرح صرف نفرت یا تشدد یا غضب کا اظہار اس امر کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ کہ انسان صاحبِ اخلاق ہے۔ بلکہ ان قوتوں کے برمحل استعمال سے انسان صاحبِ اخلاق کہلاتا ہے۔ اسی طرح صرف نرمی۔ محبت اور پیار سے انسان کا ذی اخلاق ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ان قوتوں کا برمحل استعمال اُسے صاحبِ اخلاق ثابت کرتا ہے۔

پس اخلاقِ فاضلہ طبعی تقاضوں سے ایک بلند چیز ہیں۔ اور وُہ بلندی جس کی وجہ سے طبعی تقاضے اخلاقِ فاضلہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ یہ ہے۔ کہ طبعی تقاضے جب عقل اور مصلحت کے ماتحت آئیں۔ تب اُنہیں اخلاق کہتے ہیں۔ اور چونکہ انسان سے امید کی جاتی ہے کہ اس کے تمام کام عقل اور مصلحت کے ماتحت ہوں۔ کیونکہ یہی خصوصیتیں اُسے دوسرے حیوانوں سے ممتاز کرتی ہیں۔ اس لئے جب انسان ان طبعی تقاضوں کو استعمال کرتا ہے تو بطورِ حُسنِ ظن انہیں اخلاق کہا جاتا ہے۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ ایک انسان کا فعل محض طبعی تقاضا کے ماتحت ہو۔ اور اس وجہ سے اخلاق میں شمار نہ ہو۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بعض لوگ اس قدر نرم مزاج ہوتے ہیں۔ کہ اُن کے سامنے خواہ کچھ ہوتا رہے۔ وُہ اس میں دخل نہیں دیتے۔ اور بعض بالطبع ایسے ہوتے ہیں۔ کہ وُہ جس کام کا ارادہ کریں۔ اُس سے پیچھے نہیں ہٹتے۔ ان دونوں شخصوں کی نسبت نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وُہ نہایت ہی اعلےٰ اخلاق کے ہیں۔ کیونکہ اُن سے یہ فعل کسی ارادہ کے ماتحت سرزد نہیں ہوتے بلکہ وُہ ایسا کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ پس اخلاق کی تعریف یہ ہے۔ کہ انسان اپنے طبعی تقاضوں کو عقل اور مصلحت کے ماتحت برمحل استعمال کرے۔ اور چونکہ نفرت۔ سختی اور تشدد بھی انسان کے طبعی تقاضوں میں سے ہیں۔ اس لئے ان قوتوں کا برمحل استعمال اس بات کا ثبوت نہیں ہوتا کہ ایسا انسان اخلاقِ فاضلہ نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ اس کے صاحبِ اخلاق ہونے کا ثبوت ہوگا۔

انبیاء کا طریق عمل

انبیاء علیہم السلام چونکہ دُنیا میں اخلاقِ فاضلہ کا صحیح معیار قائم کرنے اور لوگوں کو اخلاقِ فاضلہ کے مقام سے بھی بلند لے جا کر روحانیت کے بحرِ ناپیدا کنار کا آشنا و رہنما بنانے کے لئے آتے ہیں۔ اس لئے وُہ اخلاق کے ایک ہی پہلو یعنی نرمی اور محبت اور پیار پر زور نہیں دیتے بلکہ عقل اور مصلحت کے ماتحت غضب۔ نفرت اور سختی و تشدد کے متعلق بھی اپنے طبعی تقاضوں کو برمحل استعمال کرتے ہیں۔ مگر وُہ نادان جو فلسفۂ اخلاق سے ناواقف ہوتے ہیں جنہیں اس امر کا علم نہیں ہوتا۔ کہ صرف نرمی اور پیار ہی اخلاق کی شاخیں نہیں۔ بلکہ سختی اور غضب بھی اس کی شاخیں ہیں۔ وُہ جب دیکھتے ہیں۔ کہ کسی نبی کے کلام میں بعض سخت الفاظ پائے جاتے ہیں۔ تو جھٹ اعتراض کر دیتے ہیں کہ یہ نبی کیسے ہو سکتا ہے جبکہ سخت الفاظ سے بعض دفعہ لوگوں کو مخاطب کرتا ہے۔ اُن کا یہ اعتراض اگرچہ انبیاء کی صداقت کو کسی طرح مشتبہ نہیں کر سکتا۔ لیکن اس امر کا آئینہ دار ضرور ہوتا ہے۔ کہ وُہ اخلاق کی حقیقت سے بالکل ناواقف ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بیجا اعتراض

موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بھی اسی فلسفۂ اخلاق سے ناواقف مخالفین یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ آپ نے اپنے مخالفین کے متعلق بعض سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ حالانکہ اُن الفاظ کا استعمال بالکل باموقعہ اور برمحل ہے۔ اور کوئی شخص جسے قسّامِ ازل کی طرف سے عقل و فہم سے حصہ ملا ہو انہیں خلافِ اخلاق نہیں قرار دے سکتا۔ علاوہ ازیں وُہ الفاظ جنہیں سخت سمجھا جاتا ہے۔ بعض جگہ سامانِ تبلیغ سلسلہ کے متعلق مدافعانہ رنگ میں استعمال کئے گئے ہیں۔ اور اسلام بطور دفاع سختی کو جائز قرار دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ۔ کہ کسی شخص کی بُری بات کا علانیہ اظہار خدا تعالےٰ پسند نہیں کرتا۔ ہاں جس شخص پر دوسروں کی طرف سے ظلم ہُوا ہو۔ وُہ علانیہ طور پر بھی ظالموں کی بدیوں کا اظہار کر سکتا ہے۔ پھر فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَھُمُ الْبَغْیُ ھُمْ یَنْتَصِرُوْنَ۔ وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُھَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰہِ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ۔ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَیْھِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ۔ اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ (شوریٰ ع ۴) یعنی مومنوں کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ جب اُن پر کوئی ظلم کرے۔ تو وُہ بدلہ لیتے ہیں یعنی بطورِ خود ابتدا نہیں کرتے۔ اور بُرائی کا بدلہ اتنا ہی ہے جتنی بُرائی ہو۔ اور جو شخص معاف کر دے۔ اور اس عفو سے اس کے مدنظر اصلاح ہو۔ تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اور اللہ تعالےٰ یقیناً ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اور وُہ جو مظلومی کی حالت میں لوگوں سے بدلہ لیں۔ ان پر کسی قسم کا الزام عائد نہیں ہو سکتا۔ الزام ان لوگوں پر عائد ہوتا ہے۔ جو ظلم کرتے ہیں۔ اور اس طرح ناحق زمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

یہ آیات بھی اس امر پر قطعیۃ الدلالت ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص مظلوم ہونے کی حالت میں دفاع کے طور پر ایسے الفاظ استعمال کرے۔ جو ظالم کی حقیقت ظاہر کرنے والے ہوں۔ تو وُہ ان الفاظ کے کہنے میں حق بجانب ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک اور جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ۔ اِنَّ رَبَّكَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ۔ یعنی اللہ تعالےٰ کے دین کی طرف لوگوں کو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلاؤ۔ اور جب بحث کرو۔ تو اچھے طریق پر کرو تیرا رب ان لوگوں سے خوب واقف ہے۔ جو اس کے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اور انہیں بھی جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں۔ ہاں اگر تم بدلہ لو۔ تو اسی قدر بدلہ لو جس قدر تمہیں اذیت پہنچائی گئی ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ بطور دفاع بُرائی کا بدلہ لینا جائز ہے۔ اور جب کوئی شخص مظلوم ہونے کی حالت میں اس قسم کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ جو ظالموں کی پردہ دری کرنے والے اور اُن کے ریاکاری کے جامہ کو چاک کرنے والے ہوں۔ تو وُہ شریعت کی حدود سے تجاوز نہیں کرتا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی اجازت سے اس لئے فائدہ اٹھاتا ہے۔ تا مخالف ہوش میں آئیں۔ اور انہیں معلوم ہو۔ کہ دوسروں کے متعلق سخت الفاظ کا استعمال انہیں بھی اسی طرح تکلیف دیتا ہے۔ جس طرح انہیں اپنے متعلق کسی کے منہ سے سخت الفاظ سُن کر تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق عمل

ہم دیکھتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا طریقِ عمل بھی انہی آیات کے مطابق تھا۔ آپ نے ایک لمبے عرصہ تک کفار کی ایذا رسانی پر صبر سے کام لیا۔ لیکن جب دیکھا۔ کہ کفار اپنی ایذا رسانی کی عادت سے باز نہیں آتے۔ تو مجبوراً دفع شر کے لئے آپ کو اُن کا سختی سے مقابلہ کرنا پڑا۔ تب ان کی شرارتوں کا سدباب ہُوا۔ ممکن ہے کوئی شخص اس وہم میں مبتلا ہو۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کفار سے مقابلہ میں سختی صرف جنگ تک ہی محدود تھی۔ اس لئے یہ بتانا ضروری [illegible]

کہ احادیث سے ثابت ہے۔ کہ علاوہ جنگ کے کفار کی سخت گوئی اور بدزبانی کا ہجو سے جواب دیا جاتا تھا۔ چنانچہ مسلم جلد ۲ باب فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ میں روایت آتی ہے۔ کہ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسانؓ کو ارشاد فرمایا۔ کہ اھجھم او ھاجھم وجبرئیل معک یعنی تو کفار کی اپنے اشعار میں ہجو بیان کر جبرئیل فرشتہ تیری مدد کرے گا۔ ایک دوسری روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو ارشاد فرمایا۔ اھجوا قریشاً فانہ اشد علیھا من رشق النبل فارسل الی ابن رواحۃ فقال اھجھم فھاجھم فلم یرض فارسل الی کعب بن مالک ثم ارسل الی حسان بن ثابت۔ یعنی تم قریش کی ہجو کرو۔ کیونکہ ہجو ان کے لئے تیروں کی مار سے بھی زیادہ سخت اور تکلیف دہ ہے۔ آپ نے پہلے ابن رواحہ کو بلایا۔ اور اسے ارشاد فرمایا کہ ہجو کرے۔ اس نے ہجو کی۔ پھر حضورؐ نے کعب بن مالک کو بلا بھیجا اور اس کے بعد حسان بن ثابت کو۔ حضرت حسان بن ثابت نے اس موقعہ پر ایک لمبا قصیدہ پڑھا۔ جس کا مطلع ہے ؎

هجوت محمداً فاجبتُ عنه
وعند الله فی ذاك الجزاء

یعنی تو نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی ہے۔ جس کا میں جواب دیتا ہوں اور خدا تعالےٰ مجھے اس ہجو کا اجر دیگا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کفار کی دشنام دہی کے مقابلہ میں بطور ہجو ان کے متعلق سخت الفاظ کا استعمال نہ صرف جائز سمجھتے تھے۔ بلکہ ان سخت الفاظ کو موجب رضائے الٰہی خیال کرتے تھے۔ اس مذکورۃ الصدر حدیث کی شرح میں علامہ نووی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں۔ قال العلماء و ینبغی ان لا یبدأ المشرکون بالسب والهجاء لتنزیه السنة المسلمین عن الفحش الا ان تدعوا الی ذالك ضرورة لا بتداءهم به فیکفٌ اذاهم ونحوه کما فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی علماء نے کہا ہے۔ کہ مشرکوں کے مقابلہ میں سختی اور ہجو میں ابتداء نہیں کرنی چاہیئے۔ تا مسلمانوں کی زبانیں فحش سے پاک رہیں۔ مگر جب ضرورت سخت جواب دینے کی متقاضی ہو۔ اور کفار و مشرکین کی طرف سے گالیوں کی ابتداء ہو۔ تو پھر بطور دفاع ان کی شرارتوں کو روکنے کے لئے سخت الفاظ کا استعمال جائز ہے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طریق عمل سے ثابت ہے۔

سخت الفاظ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا بیان

غرض مدافعت کے طور پر مخالفین کے متعلق سخت الفاظ کا استعمال بالکل جائز ہے۔ اور یہ وہ طریق ہے۔ جو خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا۔ اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی مخالفین کے متعلق بعض سخت الفاظ جو لکھے۔ وہ مدافعانہ رنگ میں لکھے ہیں۔ اس لئے آپ پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی امر کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"تمام مخالفوں کی نسبت میرا یہی دستور رہا ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ میں نے کسی مخالف کی نسبت اس کی بدگوئی سے پہلے خود بدزبانی میں سبقت کی ہو۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے جب جرأت کے ساتھ زبان کھولکر میرا نام دجال رکھا۔ اور میرے پر فتویٰ کفر لکھوا کر صدہا پنجاب و ہندوستان کے مولویوں سے گالیاں دلوائیں۔ اور مجھے یہود و نصاریٰ سے بدتر قرار دیا۔ اور میرا نام کذّاب مفسد۔ دجال۔ مفتری۔ مکّار۔ ٹھگ۔ فاسق فاجر۔ خائن رکھا۔ تب خدا نے میرے دل میں ڈالا۔ کہ صحت نیت کے ساتھ ان تحریروں کی مدافعت کروں۔ میں نفسانی جوش سے کسی کا دشمن نہیں۔ اور میں چاہتا ہوں۔ کہ ہر ایک سے بھلائی کروں مگر جب کوئی حد سے بڑھ جائے۔ تو میں کیا کروں۔ میرا انصاف خدا کے پاس ہے۔ ان سب مولوی لوگوں نے مجھے دکھ دیا اور حد سے زیادہ دکھ دیا۔ اور ہر ایک بات میں ہنسی اور ٹھٹھا کا نشانہ بنایا۔ پس میں بجز اس کے کیا کہوں۔ کہ یا حسرةً علی العباد ما یأتیھم من رسولٍ الّا کانوا به یستھزءُون۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صـ۲۱)

اسی طرح فرماتے ہیں: "یہ بات میں بھی تسلیم کرتا ہوں۔ کہ مخالفوں کے مقابل پر تحریری مباحثات میں کسی قدر میرے الفاظ میں سختی استعمال میں آئی تھی۔ لیکن وہ ابتدائی طور پر سختی نہیں ہے۔ بلکہ وہ تمام تحریریں نہایت سخت حملوں کے جواب میں لکھی گئی ہیں۔ مخالفوں کے الفاظ ایسے سخت اور دشنام دہی کے رنگ میں تھے۔ جن کے مقابل پر کسی قدر سختی مصلحت تھی۔" (کتاب البریہ صـ۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محولہ بالا سطور میں، کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی مخالف کی نسبت اس کی بدگوئی سے پہلے خود بدزبانی میں سبقت کی ہو" تمام مخالفین کو چیلنج دیا ہے۔ کہ وہ ثابت کریں۔ کہ آپ نے ان پر سختی کرنے میں ابتدائی ہو۔ مگر آج تک کسی شخص کو یہ چیلنج قبول کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ جو اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سختی کرنے میں قطعاً ابتداء نہیں کی۔ بلکہ آپ نے ایک لمبے عرصہ تک صبر سے کام لینے کے بعد جب دیکھا۔ کہ مخالف کسی طرح باز نہیں آتے۔ تو دفاع کے طور پر بعض سخت لفظ ان کے متعلق لکھ دیئے۔ اور مدافعانہ رنگ میں سخت الفاظ کا استعمال جیسا کہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ شریعت کی رُو سے بالکل جائز ہے اور اس پر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہو سکتا۔

قرآن مجید کی تعلیم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے ذکر کے بعد جن سے یہ حقیقت ظاہر ہو رہی ہے۔ کہ مدافعانہ رنگ میں سختی اسلامی تعلیم کے ماتحت بالکل جائز ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان مختلف تحریرات میں سے جن پر معاندین سلسلہ اپنی کم فہمی سے اعتراض کرتے اور انہیں سخت الفاظ کا حامل بتاتے ہیں۔ صرف ایک تحریر کا ذکر کر کے اس کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں:۔

معاندین کو کتوں سے بدتر قرار دینا

نجم الہدیٰ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف ہے۔ اس میں آپ نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے ؎

ان العدیٰ صاروا خنازیر الفلا
ونساءهم من دونهن الاكلب

اس کا ترجمہ مخالفین سلسلہ کی طرف سے یہ کیا جاتا ہے۔ کہ مجھے نہ ماننے والے جنگلوں کے سؤر اور ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میں صاف طور پر "عدا" یعنی دشمنوں کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ نہ کہ نہ ماننے والوں کا اور ظاہر ہے کہ نہ ماننے والوں اور دشمنوں میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔ کیونکہ نیک نیتی کے ساتھ کسی سے اختلاف رکھنا اور بات ہے۔ اور دشمنی رکھنا اور بات۔ پس اول تو کسی شخص کا یہ حق نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کو عمومیت کا رنگ دیکر یہ کہے۔ کہ یہ الفاظ تمام نہ ماننے والے لوگوں کے حق میں استعمال کئے گئے ہیں۔ پھر یہ الفاظ "اعداء" میں سے بھی ان اعداء اسلام کے حق میں ہیں۔ جنہوں نے اپنے خصائلِ بد سے واقعہ میں اپنے آپ کو ان الفاظ کا مستحق بنا لیا تھا۔ قرآن مجید بھی ایسے ہی لوگوں کو فمثلہ کمثل الکلب اور جعل منھم القردة والخنازیر کہکر بعض کو کتوں سے اور بعض کو بندروں اور سؤروں سے مشابہ قرار دیتا ہے۔ اور بعض کو اولٰئك ھم شر البریہ کہکر تمام مخلوقات سے بدتر کہتا ہے جن میں کتے اور سؤر سب شامل ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معاندین کو "خنازیر الفلا" یا ان کی نساء یعنی ان لوگوں کو جو انکے عمل میں ان کے شریک اور معاون ہیں۔ کتوں سے بدتر قرار دینا قرآن مجید کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھنے والوں کے لئے ہرگز قابل اعتراض نہیں ہو سکتا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اس قسم کے الفاظ برمحل استعمال ہونے اور دشمنوں کی عاداتِ بد کا آئینہ دار ہونے کیوجہ سے ہرگز قابل اعتراض نہیں بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں۔ وہ لوگ جن کا دن رات پیشہ ہی احمدیت کی مخالفت ہے وہ بھی بعض اوقات اس قسم کے الفاظ اپنے قلم سے لکھ دیتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ ایام میں مولوی ظفر علی خان صاحب نے لاہور میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا:۔ "وہی مسلمان جو کبھی موحد تھا۔ اسلام کا حلقہ بگوش اور بنی نوع انسان کا خادم

پنجاب کا مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ اور احرار

جدید آئین کے ماتحت قائم ہونے والی پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے انتخابات کی مہم میں حصہ لینے کے لئے صوبہ پنجاب کے مسلمانوں کی مختلف پارٹیاں سرگرمی کے ساتھ تیاریوں میں مصروف ہیں۔ ان میں سب سے بڑی اور اہم مسلم جماعت اتحاد پارٹی ہے۔ جس کی زمام قیادت میاں سر فضل حسین صاحب مرحوم کی وفات کے بعد سر سکندر حیات خان صاحب کے ہاتھ میں آئی۔ اور جس میں چودھری چھوٹو رام صاحب ایسے آزمودہ کار پنجاب کے زمیندار ہندو طبقہ کے نمائندے شامل ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ پارٹی اپنے اعلیٰ مفید اقتصادی پروگرام اور بعض نہائت قابل مدبر اور مدبر شخصیتوں کی حامل ہونے کے باعث تمام صوبہ میں ایک اہم اور کامیاب سیاسی جماعت ہے۔ اس پارٹی کے علاوہ مسٹر جناح کا قائم کردہ پنجاب مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ ہے۔ جو متضاد اور متناقض عناصر کا ایک مجموعہ ہے۔ یہ امر موجب حیرت ہے۔ کہ باوجود اس بات کے کہ احرار کا سیاسی لقب العین اور ان کا نفاق انگیز طرز عمل پارلیمنٹری بورڈ کے اس پروگرام سے جو اس نے دو ماہ ہوئے شائع کیا بالکل خلاف ہے۔ لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ نے انہیں جن کی اسلام دشمنی اور ملت فروشی اظہر من الشمس ہو چکی ہے اپنے ساتھ گانٹھ رکھا ہے۔ لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ کی صدارت سے ڈاکٹر سر محمد اقبال کا مستعفی ہو کر بعض نہاں در نہاں مصالح کی بناء پر پھر استعفیٰ واپس لے لینا ہرگز یہ ظاہر نہیں کرتا۔ کہ لیگ کی کشتیٔ حیات جو احرار کی بدعنوانیوں اور بے لگامیوں کے باعث طوفانِ ہلاکت میں پھنس گئی۔ ساحل عافیت کی طرف آ رہی ہے۔ مسلم لیگ پارٹی اور احرار کے باہمی اختلافات اب بھی موجود ہیں۔ احرار کو ان تمام حلقہ ہائے انتخاب میں جہاں بورڈ کی کامیابی کا کوئی امکان ہے۔ بورڈ کے نام اپنی ٹولی کے امیدوار کھڑے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس وجہ سے مسلم لیگ کے پاس انتخاب لڑنے کے لئے صرف شہر لاہور کے دو حلقے باقی رہ گئے ہیں۔ ان کے علاوہ باقی تمام شہری مسلم حلقے احرار کی خود غرضیوں اور ہوس رانیوں کی نذر ہو گئے ہیں۔ بورڈ نے اس وقت تک باقاعدہ طور پر مسلم شہری حلقوں میں انتخاب کی جنگ میں شریک ہونے کے لئے اپنے نمائندے منتخب نہیں کئے۔ لیکن احرار عرصہ سے مختلف حلقوں میں اپنے امیدواروں کے متعلق پروپیگنڈا کرنے میں مصروف ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ انہوں نے بورڈ کے فیصلہ سے قبل اور اس کی کوئی پروا نہ کرتے ہوئے اپنے حق میں پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ علاوہ ازیں انتخابات کے اخراجات کا مسئلہ بھی ان دونوں گروہوں کے باہمی اختلافات کا موجب ہے۔

یہ حالات ظاہر کر رہے ہیں کہ بساط سیاست کے وہ مہرے جو بری طرح پٹ کر عامۃ المسلمین کی نظروں میں اپنی غداریوں کے باعث ذلیل و رسوا ہو کر مسلم لیگ پارلیمنٹری کی اوٹ میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے تھے۔ اب پانی سے سر نکال اسی کو ڈسنے لگ گئے ہیں۔

ان حالات میں مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے لئے سب سے بہترین لائحہ عمل یہ ہے کہ وہ اتحاد پارٹی کے ساتھ شامل ہو جائے۔ کیونکہ مسلمانوں کے قومی مفاد کے علاوہ مجموعی طور پر صوبہ کی بہبودی بھی اسی میں ہے۔ کہ پنجاب کی وہ مختلف پارٹیاں جو جدید آئین کی تفویض کردہ صوبجاتی خود مختاری سے ہر ممکن فائدہ اٹھانے کی خواہاں ہیں۔ آپس میں متحد العمل ہو کر صوبہ کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے اور زمیندار طبقہ کی حالت کو درست کرنے کے لئے ایک متفقہ لائحہ عمل پر عمل پیرا ہوں۔ لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ کا اتحاد پارٹی کے ساتھ اشتراک عمل اس لحاظ سے بھی نہائت آسان اور سہل الحصول ہے کہ ان دونوں کے اقتصادی پروگرام بہت حد تک مشترک ہیں۔ اور دونوں پارٹیاں جدید آئین کو کامیاب بنانے اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ اس لئے جب دونوں پارٹیوں کا لائحہ عمل ایک ہے تو ان کا انتخابات کی جنگ میں علیحدہ علیحدہ حصہ لینا نہ صرف قرین عقل و دانش نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے متحدہ مفاد کے بھی منافی ہے۔

جالندھر شہر کے صدر احرار کا باوجود تحریری معاہدہ ہو جانے کے مناظرہ سے فرار

چند دنوں سے شہر جالندھر میں مولوی محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ تبلیغی دورہ پر آئے ہوئے تھے۔ اور فرداً فرداً تبلیغ جاری تھی۔ ۶ اگست جناب بابو نواب الدین صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس جالندھر شہر نے عاجز سے کہا کہ اپنے مبلغ صاحب کو لے کر ہمارے مکان پر چار بجے شام آنا۔ لہذا میں وقت مقررہ پر اپنے مبلغ صاحب کو لے کر جناب بابو صاحب کے مکان پر گیا۔ تو انہوں نے مولوی محمد علی صاحب صدر احرار کو بھی بلا لیا۔ اجرائے نبوت پر ۸ اگست کو چار بجے سے سات بجے شام تک مناظرہ ہونا قرار پایا۔ اور مناظرہ کے دن صبح ہی شرائط مناظرہ پر فریقین کے دستخط ہو گئے۔ مگر عین وقت پر احراری مولوی نے تحریر کردہ شرائط پر مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اور جدید تین موضوع (۱) صدق کذب مرزا صاحب (۲) مسیح کی آمد کے نشان اور مرزا صاحب۔ (۳) نبوت کسبی ہے یا وہبی۔ تحریر کر کے کہنے لگا۔ کہ اگر طاقت ہے تو میرا چیلنج منظور کرو۔ ہمارے مبلغ صاحب نے اسی مجلس میں تحریر لکھ دی۔ کہ مجھے آپ کا چیلنج بخوشی منظور ہے اور اپنی طرف سے یہ تین موضوع پیش کئے۔ (۱) حیات ممات مسیح (۲) اجرائے نبوت فی خیر الامت اور (۳) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور کہا کہ میرے موضوع ایسے ہیں۔ کہ آپ کے تجویز کردہ جو تین موضوع ہیں۔ ان پر جدا بحث کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہو گی۔ مگر احراری ملا نے اصرار کیا۔ کہ میں اپنے تین موضوع پر ہی بحث کروں گا۔ یہ بات بھی ہم نے منظور کر لی۔ اور فریقین نے تحریری منظوری دے دی۔ اس پر احراری ملا صاحب نے کہا کہ میں بعد نماز مغرب یا عشا آج ہی شرائط مناظرہ طے کرنے کے لئے آؤں گا۔ اور کل صبح مناظرہ شروع ہو جائے گا۔ مگر افسوس اس دن کی مغرب و عشاء تو الگ رہی دوسرے اور تیسرے دن تک احراری ملا صاحب لاپتہ ہی رہے۔ سنا گیا ہے کہ کہیں چلے گئے ہیں۔ آخر مبلغ صاحب ۱۰ اگست تک اس کا انتظار کر کے کپورتھلہ اپنے پروگرام کے مطابق چلے گئے۔ خاکسار محمد ابراہیم سکرٹری انجمن احمدیہ جالندھر شہر

مسٹر مظہر علی سے شیعوں کی بے فائدہ اپیل

احراری جماعت کے روح رواں مسٹر مظہر علی اظہر ہیں اور وہ شیعہ ہیں۔ مگر کمال تو یہ ہے۔ کہ لکھنؤ کی احراری جماعت نے شیعوں کے خلاف جنگ بولا ہوا ہے۔ پنجاب میں احراریوں کا محاذ قادیانیوں کے سامنے ہے۔ ایک شکار پور کے دو شانے مرزائی اور شیعہ صاحب سرفراز نے مولانا سے اپیل کی ہے۔ کہ اظہر صاحب کو لکھنوی احراریوں کی کرتوت کا جائزہ لینا چاہیئے۔ مگر یہ کون؟ انہیں تو کوئی شغل چاہیئے۔ اگر پنجاب میں قادیانیوں سے جنگ کے نام پر روپیہ بٹورا جا سکتا ہے۔ تو لکھنؤ میں مدح صحابہ کے نام سے روپیہ کیوں نہیں بٹورا جا سکتا۔ [illegible]

ظلی نبوت اور غیر مبایعین

"اے غافلو! تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے" (تجلیات الٰہیہ)

میں نے اپنے ایک مضمون میں جو "پیغام صلح" کے ایک نامہ نگار خصوصی کے جواب میں تھا۔ لکھا تھا کہ "الفضل غیر مبایعین کے مقابلہ میں یہ طریق دعارضہ کا اختیار کرنے کے لئے مجبور ہے۔ اور اس مجبوری کے پیدا کرنے والے خود غیر مبایعین ہی ہیں۔ جو بالعموم مسئلہ نبوت پر بحث کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے ۱۹۰۱ء سے پہلے کے حوالہ جات تو پیش کر دیتے ہیں۔ مگر ۱۹۰۱ء کے بعد کے حوالہ جات پیش کرنا اپنے لئے موت سمجھتے ہیں۔ پس اس صورت میں الفضل کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ تصویر کا دوسرا رخ بھی پیش کرے"

اس تحریر کے متعلق پیغام صلح کے مضمون نگار صاحب کو مجھ سے دو شکایتیں ہیں۔

اول یہ کہ میں نے یہ بے جا الزام لگایا ہے۔ وہ ۱۵۔۲۰ حوالے ۱۹۰۱ء کے بعد کے اپنے مضمون میں پیش کر چکے ہیں۔

دوم یہ کہ دو رخ ہم مبایعین پیش کر رہے ہیں جس کی وجہ سے نہ صرف آپ ہی بدنام ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود کی پوزیشن بھی مشتبہ ہو رہی ہے

امر اول کے متعلق عرض ہے کہ میں نے غیر مبایعین کی عام روش کو قابل الزام قرار دیا تھا۔ اور ایک حد تک چونکہ مضمون نگار صاحب بھی اس روش کے مرتکب ہوئے تھے اس لئے الفضل معارضہ کے لئے مجبور رہا۔ اگر آپ نے ۱۹۰۱ء کے بعد کے تمام ضروری حوالہ جات اپنی بحث میں پیش کر دیئے ہوتے تو پھر آپ کو الفضل کے متعلق یہ شکایت کرنے کا کوئی موقعہ نہ ہوتا۔

"کہ وہ (الفضل) ہمارے حوالوں کو چھوڑ کر اور کسی اور عبارت کو سامنے رکھ کر اس میں سے اپنا مفہوم نکالنے کی کوشش کرتا ہے"۔

اس سے ظاہر ہے کہ کوئی ایسی عبارت اور بھی تھی۔ جو مضمون نگار کی پیش کردہ عبارتوں کے علاوہ تھی۔ اور صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ عبارت پیغام صلح میں پیش نہ کی گئی تھی۔ ورنہ اسے کوئی اور عبارت قرار نہ دیا جاتا۔

حوالہ جات میں کتر و بیونت

علاوہ ازیں جو حوالہ جات پیغام صلح میں ۱۹۰۱ء سے بعد کی کتب سے پیش کئے گئے۔ وہ کتر و بیونت کر کے پیش کئے گئے اور ۱۹۰۱ء سے بعد کے حوالہ جات کو اس طرح کانٹ چھانٹ کر پیش کرنا مضمون نگار کی قلبی کیفیت کا آئینہ ہے۔ میں نے یہ الزام از رہ تحکم نہیں لگایا۔ بلکہ اس کا ثبوت مہیا کرتا ہوں۔ ۱۱ر اپریل ۳۶ء کے پیغام صلح میں جہاں آپ نے حوالہ جات پیش کئے ہیں۔ صرف دو حوالے بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔

(۱) حوالہ ۳۶ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹/۳ سے یوں پیش کیا گیا ہے۔

"کیا کوئی عقل تجویز کر سکتی ہے کہ اسلام کے لئے یہ مصیبت کا دن بھی باقی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی بھی آئے گا جو کہ مستقل نبوت کی وجہ سے آپ کی ختم نبوت کی مہر توڑ دے گا۔ اور آپ کی فضیلت خاتم الانبیاء ہونے کی چھین لے گا۔ . . . . . . اور قرآن شریف کی صریح مخالفت کر کے لوگوں کو فتنہ میں ڈالے گا اور اسلام کی ہتک کا موجب ہو گا یقیناً سمجھو کہ خدا ہرگز ایسا نہیں کرے گا۔"

اس حوالہ میں "چھین لے گا" اور "قرآن شریف کی صریح مخالفت" کے درمیان نقطے لگا دیئے گئے ہیں اور ایسی عبارت کو عمداً چھوڑ دیا گیا ہے۔ جو غیر مبایعین کے باطل عقیدہ کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک رہی ہے۔ حذف کردہ درمیانی عبارت یہ ہے۔

"اور آپ کی پیروی سے نہیں بلکہ براہ راست مقام نبوت حاصل رکھتا ہو گا اور اس کی عملی حالتیں شریعت محمدیہ کے مخالف ہوں گی"

اس عبارت کو جب پہلی عبارت سے ملا کر پڑھا جائے۔ تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیا ہونا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک صرف براہ راست نبوت کے حصول کا مانع ہے۔ ورنہ خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی پیروی سے مقام نبوت مل سکتا ہے۔ پس چونکہ یہ درمیانی تحریر پیغامی عقیدہ کی عمارت کو جو ریگ کے تودہ پر قائم ہے دھڑام سے نیچے گرا کر خاک میں ملا دینے والی تھی۔ اس لئے اس میں صریح بد دیانتی اور تحریف کر دی گئی۔

(۲) پھر حوالہ ۳۷ آپ نے تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵ سے ان الفاظ میں پیش کیا ہے۔

"اور یہ کہنا کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے کس قدر جہالت اور کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے۔"

مگر اگلی عبارت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بحکم الٰہی مقام نبوت حاصل کرنے کو ظاہر کرتی ہے۔ اسے عمداً چھوڑ دیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو اگلی عبارت۔

"اے نادانو میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے سو مکالمہ مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں"

اس ترک کردہ حصہ کو اگر پہلے حصہ سے ملا کر نہ پڑھا جائے۔ تو یہ مطلب نکلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہرگز نبی نہ تھے۔ مگر جب اگلی عبارت کو ساتھ ملا دیا جائے۔ تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ کو صرف تشریعی نبوت یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل کھڑا ہو کر نبوت کا دعوے کرنے سے انکار ہے۔ ورنہ مکالمہ مخاطبہ والی نبوت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہو۔ اس کے دعوے سے آپکو ہرگز انکار نہیں۔ پس یہ حوالجات مظہر ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقام نبوت حاصل کیا۔ اور آپ بحکم الٰہی نبی ہیں۔ ہاں پہلے انبیا اور آپ میں یہ فرق ہے۔ کہ پہلے انبیا نے نبوت براہ راست حاصل کی۔ مگر آپ نے غیر تشریعی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل کی۔ اور یہی مفہوم ظلی نبوت کا ہے۔ اگر ظلی نبوت سے مراد کوئی چیز غیر نبوت ہوتی تو آپ غافل دنیا کو مخاطب کر کے یہ کیوں فرماتے:۔

"اے غافلو! تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے۔ جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔ اب ہجری صدی کا بھی جو بیسواں سال ہے بغیر قائم ہونے مرسل الٰہی کے یہ وبال تم پر کیوں آ گیا جو ہر سال تمہارے دوستوں کو تم سے جدا کرتا اور تمہارے پیاروں کو تم سے علیحدہ کر کے داغ جدائی تمہارے دلوں پر لگاتا ہے۔ آخر کچھ بات تو ہے کیوں تلاش نہیں کرتے۔ اور تم کیوں اس آیت موصوفہ بالا میں غور نہیں کرتے جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ یعنی ہم کسی بستی پر غیر معمولی عذاب نہیں کرتے جب تک کہ ہم ان پر اتمام حجت کے لئے ایک رسول نہ بھیج دیں۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۹)

امر دوم کا جواب

امر دوم کے متعلق یہ عرض ہے۔ کہ تصویر کا دوسرا رخ پیش کرنے سے نہ ہم بدنام ہوتے ہیں نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوزیشن مشتبہ ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبدیلی عقیدہ کے ذکر سے ہماری کوئی بدنامی نہیں۔ البتہ اس کو چھپا کر غیر مبایعین دنیا کی نگاہ میں ذلیل اور رسوا ہو رہے ہیں۔ اگر تبدیلی عقیدہ ہماری ایجاد ہو تو ہم ملزم ٹھہر سکتے ہیں۔ مگر ہم کیا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرما چکے ہیں۔

اوائل میں میرا یہ عقیدہ تھا کہ مجھ کو

مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی":

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹)

اس تحریر میں خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اوائل کے عقیدہ کو جو جزئی فضیلت اور غیر نبی ہونے کے متعلق تھا بارش کی طرح وحی کے ماتحت تبدیل فرما رہے ہیں۔ اور اپنے آپ کو صریح طور پر امتی نبی قرار دے رہے ہیں۔ اور یہ جواب آپ نے اس سوال کا دیا ہے جس میں سائل نے آپ کی کتاب تریاق القلوب اور ریویو آف ریلیجنز جلد اول ۶ صفحہ ۲۵۷ کی دو تحریروں کو پیش کر کے کہا ہے۔ کہ ان ہر دو تحریروں میں تناقض ہے۔ تریاق القلوب میں آپ مسیح پر ایسی جزئی فضیلت کے قائل ہیں۔ جو غیر نبی کو نبی پر بھی ہو سکتی ہے۔ اور ریویو محولہ میں لکھتے ہیں۔ کہ خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ اس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نہیں دیا۔ کہ میری دونوں تحریروں کا ایک ہی مفہوم ہے۔ اور میرا عقیدہ کبھی تبدیل نہیں ہوا۔ بلکہ آپ وحی الٰہی کے ماتحت صاف تبدیلی عقیدہ کا اعلان فرما رہے ہیں۔

اگر یہ کہو کہ اس طرح تبدیلی عقیدہ سے آپ کی پوزیشن مشتبہ ہو جاتی ہے۔ تو سنو اس کا جواب بھی خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دے دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"میں تو خدا کی وحی کی پیروی کرنے والا ہوں۔ جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا۔ میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں میں نے کہا۔ اور جب مجھے اس کی طرف سے علم ہوا۔ تو میں نے اس کے مخالف کہا۔ میں انسان ہوں۔ مجھے عالم الغیب ہونے کا دعوےٰ نہیں بات یہی ہے جو شخص چاہے قبول کرے یا نہ کرے"

تبدیلی متعلق عقیدہ مسیحیت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس جواب سے ایک احمدی کی تو تسلی ہو جانی چاہیئے۔ لیکن اگر غیر مبایعین اس پر بھی مطمئن نہ ہوں۔ تو نہیں۔ اس قسم کی ایک اور تبدیلی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں پائی جاتی ہے یعنی براہین احمدیہ کے زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنے کھلے کھلے الہام سے بڑی شدومد سے اور روشن طور پر بتا دیا تھا۔ کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ لیکن ۱۲ سال کا لمبا عرصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سے بے خبر و غافل رہے۔ یہاں تک کہ پھر بارش کی طرح وحی الٰہی نے آپ کو اس طرف متوجہ کیا۔ چنانچہ آپ اعجاز احمدی کے صفحہ ۷ پر فرماتے ہیں:۔

(۱) "باوجودیکہ میں براہین احمدیہ میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا گیا تھا مگر پھر بھی میں نے بوجہ ذہول کے جو میرے دل پر ڈالا گیا۔ حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا رسمی عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔"

(۲) "میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی۔ کیونکر اسی کتاب میں رسمی عقیدہ لکھ دیا۔"

(۳) "پھر میں قریباً ۱۲ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے۔ بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا۔ کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے۔ اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آ گیا۔ کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے۔ تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے۔ کہ تو ہی مسیح موعود ہے"۔

جس قسم کی تبدیلی آپ کے عقیدہ میں مقام مسیحیت کے متعلق ہوئی ہے۔ بالکل اسی قسم کی تبدیلی شان نبوت کے متعلق ہوئی ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸ اور ۱۴۹ میں دونوں تبدیلیوں کو ایک دوسرے کے مشابہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ معترض کے جواب میں جو تریاق القلوب اور ریویو کی محولہ تحریروں کی بنا پر آپ کے متناقض کلام لکھنے کا اعتراض کرتا ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"رہی یہ بات کہ ایسا کیوں لکھا گیا۔ اور کلام میں یہ تناقض کیوں پیدا ہو گیا۔ سو اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو۔ کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے۔ کہ جیسے کہ براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھا۔ کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں"۔

پس جب دونوں تبدیلیاں خود مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔ تو ایک کو درست اور دوسری کو قابلِ اعتراض کیونکر کہا جا سکتا ہے:

خاکسار

قاضی محمد نذیر امیر جماعت احمدیہ لائل پور

نکاح کے مطبوعہ فارم

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ نکاح کے مطبوعہ فارم جو نظارت ہذا نے مہیا کئے ہوئے ہیں۔ دوستوں کے طلب کرنے پر ایک آنہ فی فارم کے حساب سے قیمتاً دیئے جاتے ہیں۔ بعض دوست باہر سے چٹھی کے ذریعہ فارم طلب کرتے ہیں۔ لیکن قیمت ارسال نہیں فرماتے۔ دوست اس امر کا خیال رکھیں۔ کہ فارم طلب فرماتے وقت قیمت مقررہ شرح سے معہ محصول بصورت ٹکٹ ارسال فرمایا کریں۔ اس طرح ایک فارم کی قیمت ۲؍ ہوگی۔ اور ۴۔۵ فارموں کے بھیجنے کا محصول بھی چونکہ ۱؍ ہی ہوگا۔ اس لئے چار کی قیمت پانچ آنے اور پانچ کی چھ آنے آنی چاہیئے

ناظر امور عامہ

بیکار نوجوانوں کے لئے ملازمت کا نادر موقعہ

روزنامہ الفضل میں پیشتر ازیں دو مرتبہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے توجہ دلائی گئی ہے۔ اب پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بیکار نوجوان اس طرف فوری توجہ کر کے فائدہ اٹھائیں۔ جو نوجوان اس سے پیشتر نظارت ہذا میں درخواستیں بھیج چکے ہیں۔ یا اب جو درخواستیں بھیجیں گے ان کو چاہیئے کہ ۳۱ ؍ اگست کو یہاں پہونچ جائیں۔ تا ان کا ڈاکٹری معائنہ کرانے کے بعد انہیں منزل مقصود کو روانہ کر دیا جائے۔ اس ملازمت کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ امیدوار کم از کم میٹرک پاس ہو۔ صحت اچھی ہو یعنی مضبوط بدن قد کم از کم پانچ فٹ چھ انچ۔ عمر اٹھارہ سال سے پچیس کے درمیان ہو۔

اخراجات کے لئے اس بات کا لحاظ چاہیئے کہ ایک طرف کا کرایہ ریل مبلغ ۱۲ روپیہ کے قریب ہے۔ منظور کئے جانے پر ایک ماہ کا خرچ خوراک بھی ساتھ لینا چاہیئے۔ تمام درخواستیں معہ ضروری تصدیقات نظارت امور عامہ میں ۲۰ اگست تک پہنچ جانی چاہئیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

رعایتی اعلان

یکم اگست سے ۳۱ ؍ اگست ۱۹۳۶ء کی شام تک جو اصحاب اپنا خط دنیا کے کسی ڈاک خانہ میں ڈالیں گے۔ ان کو تمام ادویہ ۱/۴ قیمت پر یعنی روپیہ میں چار آنہ کمی پر اور تمام کتب (سوائے جنسی امراض اور آرائش جمال) نصف قیمت پر دی جائیں گی۔ کرنل بھولا ناتھ صاحب۔ آئی۔ ایم۔ ایس کی شہرۂ آفاق طبی کتاب علم و عمل طب ۱۲۱۶ صفحات مجلد سنہری پانچ روپے کی بجائے تین روپے میں ملے گی۔ اگر آپ کے پاس فہرست کتب خانہ و فہرست دواخانہ موجود نہ ہو۔ تو کارڈ بھیج کر مطبوعہ فہرست منگوا لیجئے ایجنٹوں کو بدستور کمیشن ملے گی۔ اخبار کا حوالہ ضرور دیں:

شفاخانہ ڈاکٹر حکیم حاجی غلام نبی زبدۃ الحکماء موچی دروازہ لاہور

ضرورت ملازمان

ہمیں اپنے بینک کی مختلف برانچوں میں کام کرنے کے لئے مستعد اور کارکن مینیجروں۔ خزانچیوں۔ انسپکٹروں اور کنویسروں کی ضرورت ہے۔ جو نوجوان بینکنگ کا کام سیکھنا چاہیں انہیں اس بات کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ تفاصیل پتہ ذیل سے دریافت کریں:

المشتہر

سکرٹری دی امدادی بینک آف انڈیا لمیٹڈ میکلوڈ روڈ لاہور

چندہ تحریک جدید کی وصولی کے متعلق مخلصین کی قابل تعریف جدوجہد

تحریک جدید کے چندہ کے بارے میں نمائندگان مجلس مشاورت اور مخلصین جماعت کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرما چکے ہیں کہ مجھے افسوس ہے کہ اب تک نمائندگان مجلس مشاورت نے اس بارہ میں کچھ کام نہیں کیا۔ اور چندہ تحریک کی وصولی میں چستی کی جگہ سستی پیدا ہو گئی ہے چنانچہ اس ماہ میں پہلے پندرہ دن میں صرف دو ہزار روپیہ وصول ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے چندہ سال میں دو تہائی بھی وصول نہیں ہو سکا۔ پس میں پھر ایک دفعہ نمائندگان اور ساری جماعت کے مخلصین کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فرض کو سمجھیں۔ اور اپنی ذمہ داری کو ادا کریں۔ ورنہ سلسلہ اور اسلام کی مشکلات بہت بڑھ جائیں گی اور اللہ تعالےٰ کے سامنے ہم لوگ ذمہ وار ہونگے۔ جن کے سپرد خدا تعالےٰ نے یہ کام کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس لرزہ پیدا کرنے والی ساعت سے مجھے اور آپ لوگوں کو محفوظ رکھے۔ اور اپنے فرض کو ادا کرنے کی توفیق دے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس تحریک کے پہنچتے ہی ہر جگہ کے مخلصین تمام احباب میں جگہ لگا کر تحریک کے چندہ کی ادائیگی اور دوسرے چندوں کے لئے جگہ لگانا شروع کر دیں گے۔ اور صبر نہیں کرینگے جب تک اس کام کو پورا نہ کر لیں۔"

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد میں مخلصین جماعت اور نمائندگان مجلس مشاورت کو جس رنگ میں چندہ تحریک جدید کو فوری پورا کرنے کے لئے متوجہ کیا گیا ہے۔ خصوصاً یہ کہ وعدہ کرنے والے مخلصین جماعت کے گھروں پر جا کر وصول کریں۔ اور موجودہ سستی کو چستی سے بدلیں۔ اور اس وقت تک اس کام کو استقلال سے جاری رکھیں۔ جب تک کہ ہر ایک جماعت اپنے چندہ تحریک کے وعدے کو سو فی صدی نہ پورا کر لے۔ اس کی تعمیل میں مکرمی مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ جماعت کلکتہ کی نسبت جن کا وعدہ دوسرے سال کا ۱۶۵۶/- تھا اور جس کی وجہ سے ۵۶ فی صدی کی رقم وہ ادا کر چکے تھے۔ اطلاع دیتے ہیں کہ کلکتہ کے جن احباب کے ذمہ تحریک جدید کی رقم تھی۔ ان کو جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد جمعہ کے خطبہ میں اچھی طرح نہ صرف سنایا۔ بلکہ اس کی اہمیت اور ضرورت واضح طور پر ان کے سامنے پیش کر کے تحریک کی۔ وہاں حضور کے ارشاد کی تعمیل میں انفرادی طور پر ان کے گھروں میں جا کر بھی پر زور تحریک کی۔ کلکتہ کے ایک دوست جن کے ذمہ بڑی رقم تھی ان کے پاس میں امیر صاحب جماعت کلکتہ کی معیت میں گیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ چندہ تو بہر حال ادا کرنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس ماہ میں ہی ادا کیا جائیگا۔ اسی طرح دوسرے احباب کے گھروں میں پہنچے۔ اور جو دوست اس وقت کلکتہ سے باہر گئے ہوئے تھے۔ ان کو بذریعہ خطوط تاکید کی۔ کہ آپ اپنے وعدوں کو اس ماہ میں پورا کریں۔ بفضل خدا اس وقت -/۳۵۰ کی رقم جماعت کلکتہ سے بھیجی جا رہی ہے۔ اور کوشش کی جا رہی ہے کہ اول تو اس ماہ میں ہی باقی ۴۴ فی صدی کا وعدہ پورا کر دیا جائے۔ ورنہ اگر کچھ بقایا رہ گیا۔ تو اسے انشاء اللہ تعالےٰ ماہ ستمبر میں پورا کر دیا جائے گا۔ آپ میرے لئے اور جماعت کلکتہ کے مخلصین کے لئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کی درخواست کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد کامیاب فرمائے۔

(۲) جماعت حیدر آباد دکن کے سکرٹری مال مکرمی سیٹھ محمد اعظم صاحب جو نہ صرف مالی کام کو ہی نہایت تن دہی اور پوری مستعدی سے باقاعدہ سر انجام دینے والے ہیں۔ بلکہ خصوصیت سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک جدید کے کام کو بھی نہایت ہوشیاری سے کر رہے ہیں۔ اور عملی طور پر تحریک جدید کے چندہ کو ابتدائے تحریک سے کامیاب کرنے میں مصروف رہے ہیں اس وقت تک اپنے وعدے -/۳۵۵۵ میں سے -/۷۸ فی صدی کی رقم ادا فرما چکے ہیں۔ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر مجلس مشاورت پہنچنے پر اطلاع دیتے ہیں۔ کہ میں اس کوشش میں ہوں کہ چندہ تحریک کے وعدے کی مکمل رقم جلد سے جلد سو فی صدی پوری کر دوں۔ میں نے حیدر آباد دکن کے ہر ایک وعدہ کرنے والے مخلص کو تحریری اور زبانی جلد سے جلد ادا کرنے کی اطلاع دی ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے۔ کہ وہ قبل اس کے کہ ماہ ستمبر ختم ہو اپنے وعدہ کو سو فی صدی پورا کر دیں گے۔

(۳) صوبہ سرحد کی جماعت کے ایک مخلص دوست جنہوں نے پہلے سال -/۲۸۵ کی رقم ادا کی تھی۔ اور دوسرے سال کے وعدہ کے وقت ان پر ۱۳۰۰ روپیہ قرض تھا۔ اور ان کی مالی حالت نہایت گری ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنے ذاتی قرضوں اور ذاتی ضروریات کو پس پشت ڈالتے ہوئے اسلام اور سلسلہ کی اہم ضرورت کے پیش نظر دوسرے سال کا وعدہ -/۲۸۷ کا کیا۔ اور اس خیال سے کہ چونکہ سال کی ادائیگی میں مہلت ہے سال کے آخیر میں ادا کرونگا خیال تھا۔ مگر جب ان کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے متواتر ارشادات سے یہ معلوم ہوا کہ اسلام کی حفاظت کے لئے تحریک جدید کو روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور میرا پہلا فرض یہ ہے۔ کہ سلسلہ کی اہم ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم کروں۔ تو انہوں نے بجائے سال کے آخیر میں ادا کرنے کے اپنی سالم موعودہ رقم ماہ جون میں یکمشت ادا کر دی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اگر اسی طرح تمام مخلص اپنے چندہ تحریک جدید کے عہد کو جو انہوں نے اپنے امام کے ہاتھ پر کیا ہے اپنی ذاتی احتیاجات کو نظر انداز کرتے ہوئے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ اور سال کے آخر تک دینے کا خیال چھوڑ دیں۔ تو بفضل خدا ماہ اگست میں ہی سب کے وعدے سو فیصدی پورے ہو جائیں۔ پس دوستوں کو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد یاد رکھتے ہوئے اپنے وعدے پورے کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مخلصوں کے وعدوں کو اس ماہ میں ہی پورا کرنے کی توفیق دے۔ ۷ اگست ۱۹۳۶ء کا خطبہ جمعہ جو خالصۃً تحریک جدید کے چندے کے جلد ادا کرنے کے بارے

عرق عثمانی

(رجسٹرڈ) یہ دوا بے حد مقوی بہی اور مغلظ ہے۔ اس کے دو قطرے ملائی یا شہد میں ملا کر کھانے سے بے حد طاقت پیدا ہوتی ہے۔ کمزور قوی بن جاتا ہے۔ اس کا ایک قطرہ دس قطرے خون کے پیدا کر کے آدمی کو مثل فولاد کے کر دیتا ہے۔ ضعف دماغ اور اعضائے رئیسہ۔ ہاضمہ۔ جگر۔ مثانہ۔ بدخوابی۔ دردسر۔ قبض۔ بدہضمی۔ نسیان گھبراہٹ دل۔ پیشاب کی زیادتی اور بار بار آنا اور جلن سے آنا۔ خون کی کمی۔ چہرے کی زردی پژمردگی طبیعت۔ محنت سے نفرت۔ پنڈلیوں میں درد۔ اور تمام دنیاوی لذتوں سے محروم ہونا ایسے امراض کو بفضل خدا دور کر دیتا ہے۔ عورتوں کے جملہ عوارض سوکھا زردی وغیرہ کو بھی رفع کرنے میں اکسیر ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی ؏ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصولڈاک ۸ آنے ؛ **ایس ایم عثمان اینڈ کو رڑکی۔ یوپی**

جدید کشیدہ کاری

خواتین مشرق کیلئے ایک تحفہ جمیل!

معزز خواتین اور کمسن شہزادیاں جو کشیدہ کاری کے نئے نئے ڈیزائن اور اعلیٰ نمونے حاصل کرنے کیلئے بے چین رہتی ہیں اُن کے مذاق کے مطابق اس کتاب میں اعلیٰ سے اعلیٰ اور جدید سے جدید کشیدہ کاری کے نمونے دیئے گئے ہیں۔ کافی روپیہ خرچ کرنے کے بعد انگلستان کے بہترین آرٹسٹوں سے دلکش ڈیزائن حاصل کئے گئے ہیں۔ اب یہ کتاب ہر طرح سے مکمل ہے۔ اس میں چھوٹے بڑے رومالوں، میز پوشوں، پلنگ کی چادروں، دروازوں اور انگیٹھیوں کے پردوں، کرسیوں کی گدیوں، اور تکیوں کے غلافوں زنانہ قمیصوں، بچوں کے فراکوں، دوپٹوں، ساڑھی اور دوپٹوں پر بیل بوٹے کاڑھنے کے بہترین اور دلکش انگریزی ڈیزائن دیئے گئے ہیں۔ مختلف قسم کے انگریزی حروف تہجی، مونوگرام ہندی اور گورمکھی کے حروف، مختلف قسم کے سات رنگوں میں آرٹ پیپر پر بہترین بلاک دیدہ خصوصیات ہیں جو کسی اور کتاب میں آپ کو نظر نہ آئیں گی۔ آج ہی ایک جلد طلب فرمائیے۔

قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک

منیجر دی ماڈرن پبلشنگ ہاؤس گجرات پنجاب

سیلاب کی تباہ کاریاں

بیگوسرائے ضلع مونگھیر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ دریائے گنگا کے سیلاب کا پانی بیگوسرائے کے اندر آگیا ہے جس سے عدالت و دیگر سرکاری عمارتیں اور متعدد مکانات منہدم ہوگئے ہیں۔ سب ڈویژنل آفیسر نے دریائی آگنبوٹ طلب کئے ہیں۔ مونگھیر شہر کے اندر پانی کے داخل ہونے کی اطلاع بھی ملی ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے۔ کہ شہر کا ایک حصہ زیر آب ہے۔ چھپرا سے بھی طغیانی کے افسوسناک حالات کی تفصیلات پہنچی ہیں۔ کئی موتیں واقع ہوگئی ہیں۔ اور نعشیں پانی پر تیرتی دیکھی گئی ہیں۔ بہت سے دیہات تباہ ہوگئے ہیں۔ اور ریلیف کے کام کی بہت ضرورت ہے ؎ام

کیمیکل پارس پوڈر نمبر ۱ و ۲

مسوڑوں کا خون زہریلا سانپ ہے! (کیمیکل جارادویات)

دانتوں کی تمام امراض کے لئے ایک اکسیر چیز ہے۔ دانتوں کے درد کو رفع کرتا ہے۔ خون اور مسوڑوں کی پیپ کو رفع کرتا ہے۔ مسوڑوں کی نسوں کو مضبوط کرکے دانتوں کو جما دیتا ہے۔ منہ کی بدبو۔ پانی گرم سرد لگنے کو رفع کرتا ہے۔ دانت موتی کی طرح چمک جاتے ہیں۔

کیمیکل پارس لوشن۔ مسوڑوں کے مضبوط کرنے اور پائیوریا کی مرض کے جراثیم کو ہلاک کرنے میں اپنے اندر بجلی کی قوت رکھتا ہے ان جراثیم کو مارتا ہے جو دانتوں اور مسوڑوں میں رہ کر خراب مادے پیدا کرتے ہیں ؛

امریکن گولیاں۔ ان گولیوں کا اثر مسوڑوں کی تمام بیماریوں پر ہوتا ہے۔ ایکماہ کے متواتر استعمال سے جسم کی حالت میں نمایاں اثر پیدا کرتی ہیں۔ بھوک لگنی۔ قوت ہاضمہ کیلئے بطور اکسیر ثابت ہوچکی ہے۔ ہرسہ ادویات کی قیمت صرف دو روپے (عہ) علاوہ محصولڈاک

سرٹیفکیٹ۔ چوہدری علی محمد صاحب اوورسیر ایم۔ ای۔ ایس۔ افغان چرچ ببئی لکھتے ہیں۔ کہ آپکی ادویات کمال اثر رکھتی ہیں۔ ڈبل سیٹ روانہ کردیں ؛ بابو محمد شکور صاحب زنک سے لکھتے ہیں۔ ایک پارسل اور روانہ کردیں۔ بہت فائدہ ہوا ہے۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا ؛ **ڈاکٹر ایف خان ماہر امراض دندان جالندھر چھاؤنی (پنجاب)**

بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر درجہ چہارم مقام چکوال

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

دعوےٰ دیوانی نمبر ۸۲۳ سال ۱۹۳۶ء

لکھی چند ولد ٹھاکر داس سکنہ کانپور تحصیل چکوال حال وارد اسبے ریلوے سنور وراس مختار عام مدعی

بنام نرائن سنگھ ولد بھائی پیارا سنگھ سکنہ چکوال مدعا علیہ

دعوےٰ مبلغ ۳۸۰ روپیہ بروئے پرونوٹ

بنام:۔ نرائن سنگھ ولد بھائی پیارا سنگھ ذات اودھرائے سکنہ چکوال دوکاندار چکوال مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی نرائن سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام نرائن سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر نرائن سنگھ مذکور تاریخ ۱۲ ماہ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو مقام چکوال حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۴ ماہ اگست ۱۹۳۶ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

عمل جراحی میں حیرت انگیز ایجاد

ڈلروز رجسٹرڈ

ہمیشہ جراحی سے بچاتی ہے

ڈلروز ناسور۔ سور مغلائی پھوڑا۔ ہر قسم کی داد چنبل۔ لُوت اور خنازیر۔ طاعون۔ ناسور بھگندر۔ رسولی اور ہر قسم کے غدود اور گلٹی کو تحلیل کرنے کی تیر بہدف اور بے نظیر دوائی ہے۔ ہر قسم کے زہریلے جانور کے ڈسے کا اور دیوانہ سگ کاٹے کا بے مثل علاج ہے۔ یہ دوائی جیسی انسان کیلئے مفید ہے ویسے ہی حیوان اور پرند کیلئے بھی مفید ثابت ہوچکی ہے۔ دوران استعمال میں نہ زخم کو باندھنے کی ضرورت ہے اور نہ نہانے کی ممانعت۔ اور نہ کپڑے خراب ہوتے ہیں اس کا استعمال زخم کی سوزش درد اور خون کے اجراء کو فوراً بند کرتا ہے معمولی پھنسی پھوڑے پر اس کا ایک دو دفعہ لگا دینا کافی ہے اس دوائی کا ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ یہ دانت درد۔ سردرد۔ اور دیگر اعضا کی دردوں کے لئے بھی اکسیر ثابت ہوئی ہے۔

قیمت فی شیشی کلاں دو روپیہ ادھ فی شیشی خورد ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر

طاہر الدین اینڈ سنز انارکلی لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن (بذریعہ ہوائی ڈاک) اخبار نیوز کرانیکل نے خبر شائع کی ہے۔ کہ انگلستان کے بعض اسلحہ سازوں نے اسلحہ سازی کی مشینوں کے لئے دس لاکھ پونڈ کا آرڈر جرمنی کے کارخانہ "کرپ" کو دیا ہے۔ علاوہ ازیں اور آرڈر بھیجے جانے والے ہیں۔

کپورتھلہ ۱۵ اگست۔ لفٹننٹ کرنل فشر وزیر اعظم ریاست کپورتھلہ دو سال کے لئے وزیر مقرر ہوئے تھے۔ چنانچہ یہ مدت جنوری ۱۹۳۷ء کو ختم ہونے والی ہے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان کی اس مدت ملازمت میں ایک سال کی توسیع کی جائے گی

لزبن ۱۲ اگست۔ ریڈیو کلب کی شائع کردہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت ہسپانیہ نے کسی غیر ملکی سلطنت سے ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں ثالث بننے کی درخواست کی ہے

لزبن ۱۵ اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت ہسپانیہ کی فوج نے ان قوانین کا احترام نہیں کیا۔ جو سرحدات کے تحفظ کے متعلق ہیں چنانچہ مسلح کمیونسٹوں نے پرتگال کی سرحدات کو عبور کیا۔ اور ایک ہسپانوی افسر کو جو حدود پرتگال میں پناہ گزین تھا۔ گولی کا نشانہ بنا دیا۔ کھیتوں میں کام کرنے والے پرتگالی مزدوروں کو فائر کرنے کی دھمکی دے کر خاموش کرا دیا گیا۔

کراچی ۱۵ اگست۔ سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون ایم ایل اے نے سندھ کے دہقانوں کی مقروضیت کے متعلق ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سندھ کے ۲ لاکھ ۲۵ ہزار ۸ سو دہقان خاندانوں پر ۷ کروڑ روپیہ قرض ہے۔ اور انہیں ہر سال ساڑھے چار کروڑ روپیہ سود ادا کرنا پڑتا ہے۔ اعلان میں اصلاح دیہات اور تخفیف قرضہ کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے

لاہور ۱۵ اگست۔ کل شام سی آئی ڈی پولیس نے عبدالکریم شورش سیکرٹری مجلس اتحاد ملت ضلع لاہور کو گرفتار کر لیا۔ گرفتاری ایک تقریر کے سلسلہ میں عمل میں لائی گئی ہے۔ جو انہوں نے حال میں تحریک مسجد شہید گنج کے متعلق کی تھی۔

لاہور ۱۵ اگست۔ کل صبح مسٹر خالد لطیف گابا ایم ایل اے کی ضمانت کے سلسلہ میں ضلع فیروزپور اور ضلع گوجرانوالہ کے دو مسلمانوں کی طرف سے پچھتر پچھتر ہزار کے ضمانت نامے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوئے۔ عدالت نے ضمانت کی تصدیق کے لئے کاغذات ضامنوں کے افسران ضلع کو بھیج دئے ہیں۔

امرتسر ۱۵ اگست۔ کل مسٹر فلیچر صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں مسٹر بہاء الحق قاسمی۔ عبدالحمید بٹ اور دیگر چار احراریوں کے خلاف قبرستان میں مداخلت بیجا اور بلوہ کے الزام میں مقدمہ زیر دفعات ۱۴۷ تعزیرات ہند ۲۹۷ پیش ہوا۔ احمدی بچہ کے والد خان محمد خان صاحب اور شیخ عبدالغنی صاحب گواہان استغاثہ پر مکرر جرح ہوئی۔ اور شیخ فریدالدین صاحب سب انسپکٹر تھانہ سول لائن کے بیانات قلمبند ہوئے۔ مقدمہ ۱۷ اگست پر ملتوی ہوا۔

شملہ ۱۵ اگست۔ وزیر ہند نے انڈین سول سروس کے مقابلے کے امتحان کے بعد فرقہ وار تناسب کو پورا کرنے کے لئے چار مسلمانوں اور ایک سکھ کو نامزد کیا ہے

ماسکو ۱۵ اگست۔ وزیر داخلہ روس نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ کہ حکومت روس کا تختہ الٹنے کے لئے کچھ لوگ دوسرے ملکوں سے روس میں دہشت انگیزوں کو لانے کی کوشش کر رہے تھے۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور ان کے مقدمہ کی سماعت سپریم کورٹ کی فوجی عدالت میں ہوگی۔

بیت المقدس ۱۵ اگست۔ گذشتہ شب جیفا کے باہر عربوں نے کمین گاہ سے ایک کار پر گولیاں چلائیں۔ جس کے نتیجہ میں چار یہودی ہلاک ہوئے۔ نابلس روڈ پر عربوں نے ایک لاری پر گولیاں چلائیں۔ جس سے ایک برطانوی سپاہی سخت مجروح ہوا

پیکن ۱۵ اگست۔ کوانگسی کے باغی جرنیلوں کو جرنیل چیانگ کائی شیک نے اطاعت قبول کرنے کے لئے مہلت دی تھی۔ لیکن اس اثنا میں جو گفتگو مصالحت ہو رہی تھی۔ وہ منقطع ہو گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ باغی جرنیل جداگانہ ملوکیت کے قیام کا اعلان کرنا چاہتے ہیں۔

پیرس ۱۵ اگست۔ برلن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ باغیوں نے کل شام بداجوز پر قبضہ کر لیا۔

روما ۱۵ اگست۔ عدیس آبابا کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت اطالیہ نے راس نصیبو سابق سفیر حبشہ متعینہ پیرس اور ایک اور شخص کی املاک و اموال کو اس بنا پر ضبط کر لیا ہے۔ کہ دونوں ایسی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ جو اطالوی مفاد کے خلاف ہیں

متھیاگلی ۱۵ اگست۔ کوہستان پیر میں شدید بارش کی وجہ سے ایک گاؤں سیلاب کی نذر ہو گیا۔ اور ۲۴ اشخاص جن میں چند بچے بھی تھے طعمہ اجل ہو گئے۔

نیویارک ۱۵ اگست۔ صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر روزویلٹ نے ایک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے موجودہ بین الاقوامی حالات کے پیش نظر اس امر کا اظہار خیال کیا کہ جنگ کی صورت میں امریکہ بالکل علیحدہ رہنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔

میڈرڈ ۱۵ اگست۔ لزبن کی یہ خبر کہ حکومت ہسپانیہ نے کسی غیر ملکی حکومت کو ہسپانیہ کی خانہ جنگی کے لئے ثالث بننے کی دعوت دی ہے۔ بالکل بے سروپا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ باغیوں سے گفت و شنید کئے بغیر بغاوت کو فرو کرنے کا عزم کر چکی ہے۔

لنڈن ۱۵ اگست۔ ہندوستان اور انگلستان کی کرکٹ ٹیموں کے درمیان تیسرا کرکٹ میچ شروع ہو گیا۔ انگلستان کی ٹیم نے آٹھ وکٹوں پر ۴۷۱ رنز کئے ہیں۔

امرتسر ۱۵ اگست گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۱ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے ۹ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۴ آنے اور چاندی دیسی ۴۹ روپے ۲ آنے ہے۔

لنڈن ۱۵ اگست۔ اولمپک ہاکی کے فائنل میچ میں ہندوستانی ہاکی ٹیم نے جرمن ٹیم کو ایک کے مقابلہ میں آٹھ گولوں سے شکست دی۔

لزبن ۱۵ اگست۔ حکومت پرتگال نے حکومت ہسپانیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ پانچ پرتگال قیدیوں کو فوراً رہا کر دے۔ اور اس کے سپاہیوں نے پرتگال کی سرحد میں گھس کر جو سامان لوٹا ہے اس کا تاوان ادا کرے

علی گڑھ ۱۵ اگست۔ علی گڑھ یونیورسٹی میں طلباء کی ہڑتال کے نتیجہ میں فیصلہ کیا گیا کہ یونیورسٹی۔ اور سکول دس اگست سے ۳۰ ستمبر تک تعطیلات خزاں کے لئے بند کر دئے جائیں۔

جنیوا ۱۵ اگست۔ جنیوا میں منعقد ہونے والی یہودیوں کی کانگرس عالم نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس میں جمہوریت کے تمام طبقوں کو دعوت دی گئی۔ کہ وہ نازیوں کا شدت سے بائیکاٹ کریں

لکھنؤ ۱۵ اگست۔ کل آل انڈیا سٹوڈنٹس کانفرنس کے خطبہ میں پنڈت جواہر لال نہرو نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ جنگ آزادی کی مشعل برداری کے لائق بنیں۔ جو انہیں دست بدستہ آئندہ نسل کے حوالہ کرنی ہے۔

لاہور ۱۵ اگست۔ رجسٹرار صاحب پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں پنجاب یونیورسٹی کے حلقہ انتخاب کے لئے جس نے اپنا نام درج کرانا ہو۔ وہ ۲۵ اگست کو دس اور چار بجے کے درمیان کسی وقت سینیٹ ہال میں آ کر درج کرا سکتا ہے

مونٹی ویڈیو (یوراگوے) ۱۵ اگست ایک برطانوی جہاز جو لاٹما سے لورپول آ رہا تھا۔ بحر اوقیانوس میں ایک فرانسیسی جہاز سے ٹکرا گیا۔ فرانسیسی جہاز کے ۴۲ مسافروں اور جہاز رانوں کو برطانوی جہاز پر سوار کیا گیا۔ فرانسیسی جہاز کی امداد کیلئے جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ غرق ہو رہا ہے۔ موٹر جہاز روانہ کیا گیا۔

وی آنا ۱۵ اگست۔ ڈیوک اور ڈچس آف کینٹ موٹر کے ایک حادثہ میں بال بال بچ گئے۔ دونوں اپنے میزبان کے ہمراہ موٹر میں ایک جھیل کے کنارے جا رہے تھے۔ کہ سامنے سے ایک نادان کی موٹر سے ٹکرا گئی۔ اور جھیل میں گر گئی ڈیوک اور ڈچس کو کوئی چوٹ نہیں آئی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی